IJAER/ January-February 2026/Volume-15/Issue-1 ISSN: 2278-9677
International Journal of Arts & Education Research
(Peer-Reviewed, Open Access, Fully Refereed International Journal) Impact Factor:7.06

ادب و آدابِ مجلس کے حقوق ...... ایک تجزیہ

ڈاکٹر محمد ساجر

تمہید: انسان ایک معاشرتی مخلوق ہے اور اس کی زندگی دوسروں کے ساتھ میل جول، گفتگو اور باہمی تعلقات سے قائم ہے۔ انسان روزمرہ زندگی میں مختلف مجالس میں شریک ہوتا ہے، کبھی گھر میں اہلِ خانہ کے ساتھ، کبھی تعلیمی ادارے میں اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ، کبھی دوستوں کی محفل میں اور کبھی کسی علمی، مذہبی یا سماجی اجتماع میں۔ مجلس انسان کی شخصیت اور تربیت کا آئینہ ہوتی ہے۔ انسان کی بات چیت، نشست و برخاست، دوسروں کے ساتھ برتاؤ اور اختلافِ رائے کا انداز اس کے اخلاق و کردار کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی لیے اسلامی اور مشرقی تہذیب میں **ادب و آدابِ مجلس** کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

ادب کے لفظی معنی:

لفظ **ادب** عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ عربی میں اس کا تعلق ایسے مفاہیم سے ہے جن میں **اچھا برتاؤ، شائستگی، تہذیب، حسنِ معاشرت، اخلاق اور تربیت** کا تصور پایا جاتا ہے۔ لغوی اعتبار سے ادب کے معنی کسی شخص کو اچھے اخلاق اور عمدہ اطوار کی طرف راغب کرنا، شائستہ بنانا اور مناسب طریقۂ زندگی سکھانا ہیں۔

ادب کا تعلق صرف ظاہری آداب سے نہیں بلکہ انسان کے باطن اور کردار سے بھی ہے۔ ایک شخص کا نرم لہجے میں گفتگو کرنا، دوسروں کی بات توجہ سے سننا، بزرگوں کا احترام کرنا، چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنا، ضرورت مند کی مدد کرنا اور کسی کی دل آزاری سے بچنا ادب کے مختلف مظاہر ہیں

ادب کے اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں ادب سے **مراد وہ حسنِ سلوک، شائستگی، تہذیب، اخلاقی شعور اور مناسب طرزِ عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنے رب، والدین، اساتذہ، بزرگوں، دوستوں، رشتہ داروں، ہمسایوں اور معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ احترام اور ذمہ داری کا معاملہ کرتا ہے۔**

ادب انسان کی عملی زندگی میں اخلاقی اصولوں کی پابندی کا نام ہے۔ یہ انسان کو صرف یہ نہیں بتاتا کہ کیا کہنا ہے بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ **کب کہنا ہے، کیسے کہنا ہے اور کس انداز سے کہنا ہے۔**

ادب میں انسان کا اپنے فرائض کو سمجھنا اور انہیں خوش دلی سے ادا کرنا بھی شامل ہے۔ ایک طالب علم کا استاد کا احترام کرنا، استاد کا طلبہ کے ساتھ شفقت سے پیش آنا، والدین کی خدمت کرناشامل ہے **جبکہ لفظ آداب مجلس** عربی زبان سے ماخوذ ہے اور اس کے معنی بیٹھنے کی جگہ، اجتماع یا محفل کے ہیں۔ مجلس خواہ مختصر ہو یا طویل، رسمی ہو یا غیر رسمی، اس کے کچھ اخلاقی اور معاشرتی اصول ہوتے ہیں جن کی پابندی سے مجلس خوشگوار، مفید اور باوقار بن جاتی ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل، شعور، علم اور اخلاق جیسی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان نعمتوں میں **ادب** کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ادب انسان کی شخصیت کو سنوارتا، اس کے کردار کو نکھارتا اور اسے معاشرے میں عزت و وقار عطا کرتا ہے۔ انسان کتنا ہی عالم، صاحبِ دولت یا صاحبِ منصب کیوں نہ ہو، اگر اس میں ادب اور حسنِ اخلاق موجود نہ ہو تو اس کی شخصیت میں ایک بنیادی کمی رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس ایک باادب انسان اپنی گفتگو، نشست و برخاست، معاملات اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کے ذریعے ہر جگہ محبت اور احترام حاصل کرتا ہے۔

قرآنِ مجید اور آدابِ مجلس:

اسلام نے مجلس کے آداب کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے ؎۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ

ترجمہ: ’’اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی پیدا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا کرے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس میں دوسروں کے لیے جگہ پیدا کرنا، دوسروں کا خیال رکھنا اور اجتماعی نظم کی پابندی کرنا اسلامی آداب کا حصہ ہے۔

اسی طرح قرآنِ مجید گفتگو کے بارے میں بھی رہنمائی کرتا ہے:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ؎۲

ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔

اس حکم کا تعلق صرف رسمی گفتگو سے نہیں بلکہ مجلس میں ہونے والی ہر گفتگو سے ہے۔ مجلس میں اسلامی معاشرت کا آغاز سلام سے ہوتا ہے۔ کسی مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور مجلس سے رخصت ہوتے وقت سلام کہنا محبت اور احترام کی علامت ہے۔ مسکراہٹ، نرم لہجہ اور خوش اخلاقی مجلس کے ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو باہمی سلام کو فروغ دینے کی ترغیب دی۔ سلام صرف ایک لفظ نہیں بلکہ امن، محبت اور خیر خواہی کا اظہار ہے۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا ہے٣ ‘‘لا تَدخُلونَ الجَنَّةَ حتَّى تُؤمِنوا، ولا تُؤمِنوا حتَّى تَحابُّوا، أوَلا أدُلُّكُم على شيءٍ إذا فعَلتُموه تَحابَبتُم؟ أفشوا السَّلامَ بينَكُم ’’

"تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور تمہارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ کہ) آپس میں سلام کو عام کرو۔".

نشست و برخاست کے آداب:

مجلس میں بیٹھنے کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔ کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا مناسب نہیں، جب تک وہ رضامندی سے جگہ نہ دے۔ اگر مجلس میں بزرگ، استاد یا قابلِ احترام شخص موجود ہو تو اس کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا چاہیے۔

اسی طرح دوسروں کے درمیان بلاوجہ گھس کر بیٹھنا، لوگوں کو تکلیف دینا یا مجلس میں بے ترتیبی پیدا کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

گفتگو کے آداب:

مجلس کا سب سے اہم ادب **حسنِ گفتگو** ہے۔ گفتگو میں نرم لہجہ، مناسب الفاظ اور شائستگی اختیار کرنی چاہیے۔ کسی کی بات کاٹنا، اونچی آواز میں بولنا، طنز کرنا، مذاق کے نام پر کسی کی تضحیک کرنا یا دوسروں کو شرمندہ کرنا اچھے اخلاق کے خلاف ہے۔

اچھا مقرر وہ نہیں جو مسلسل بولتا رہے بلکہ اچھا انسان وہ ہے جو دوسروں کو بھی بولنے اور اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دے۔

اختلافِ رائے کی صورت میں بھی شائستگی برقرار رکھنی چاہیے۔ رائے کا اختلاف دشمنی نہیں ہوتا۔ ایک مہذب شخص دلیل سے گفتگو کرتا ہے اور مخالف رائے رکھنے والے کی عزت برقرار رکھتا ہے۔

سننے کا ادب:

مجلس میں صرف بولنے کا نہیں بلکہ **سننے کا بھی ادب** ہے۔ جب کوئی شخص گفتگو کر رہا ہو تو اس کی بات توجہ سے سننی چاہیے۔ موبائل فون دیکھنا، ادھر اُدھر متوجہ ہونا یا بار بار درمیان میں بولنا دوسرے شخص کے لیے بے احترامی کے مترادف ہے۔

خاص طور پر علمی مجلس میں سننے کی صلاحیت بہت اہم ہے۔ استاد یا مقرر کی بات توجہ سے سننے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور سوال بھی بہتر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔

غیبت اور چغلی سے اجتناب:

مجلس میں سب سے زیادہ احتیاط زبان کے استعمال میں ضروری ہے۔ غیبت، چغلی، تہمت، جھوٹ اور بدگمانی سے مجلس کا ماحول خراب ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید نے غیبت سے سختی سے منع کرتے ہوئے اسے نہایت ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔ اس لیے کسی غیر موجود شخص کے عیوب بیان کرنا، اس کی عزت کو نقصان پہنچانا یا اس کے خلاف باتیں پھیلانا مجلس کے آداب کے خلاف ہے۔

راز کی حفاظت:

مجلس میں بعض اوقات لوگ ذاتی، خاندانی یا پیشہ ورانہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ ایک بااخلاق شخص دوسروں کی نجی گفتگو کو امانت سمجھتا ہے۔ مجلس میں سنی ہوئی ہر بات کو دوسری جگہ بیان کرنا مناسب نہیں ، یہ ظاہری پہلو ہے اور اگر باطنی پہلو دیکھیں تو بہت ساری راز کی باتیں راز میں اس لیے بھی ضروری ہیں کہ کوئی اس اہل بھی ہونا چاہیے جس کو راز بتایا بھی جا سکے ۔ اس ضمن میں مولانا جلال رومی رح کے ملفوظات میں نقل

ہے کہ ایک دفعہ رسول ﷺ کے ساتھ چند صحابہ تشریف فرما تھے کسی خاص موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک جماعت تشریف لائی آقا کریم ﷺ نے فرمایا اپنے اپنے برتن ڈھانپ لو ۔ راز کی حفاظت ادب کا بنیادی حصہ ہے ۔

راز کے ضمن میں میاں محمد بخش رح فرماتے ہیں ؎

خاصاں دی گل عاما اگے نئی مناسب کرنی مٹھی کھیر پکا محمد کتیاں اگے ترنی

مجلس اور جدید ٹیکنالوجی:

آج کی مجالس میں موبائل فون بھی آداب کا ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے۔ مجلس میں مسلسل فون استعمال کرنا، بلند آواز میں ویڈیو یا آڈیو چلانا، غیر ضروری کال کرنا یا گفتگو کے دوران مسلسل پیغامات دیکھنا دوسروں کے لیے بے توجہی کا اظہار ہو سکتا ہے۔ محفل کی راز و نیاز کی بات مجلس برخاست ہونے سے پہلے عام شاہراہ پر سفر کر رہی ہوتی ہے۔

علمی، مذہبی ، رسمی یا غم وخوشی کی مجالس میں موبائل فون کو خاموش رکھنا اور ضرورت کے مطابق استعمال کرنا بہتر ادب ہے۔

مجلس میں بزرگوں اور اساتذہ کا احترام:

مشرقی اور اسلامی تہذیب میں بزرگوں اور اساتذہ کا احترام بنیادی اخلاقی قدر ہے۔ ان کی بات توجہ سے سننا، مناسب انداز میں مخاطب کرنا، ان کی موجودگی میں شائستگی اختیار کرنا اور ان کے تجربے سے فائدہ اٹھانا ادب کا حصہ ہے۔

استاد صرف معلومات دینے والا شخص نہیں بلکہ شخصیت سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے استاد کی مجلس میں ادب اور توجہ کے ساتھ بیٹھنا طالب علم کی اخلاقی تربیت کا حصہ ہے۔ محمد بن ادریس شافی رح نے علم حاصل کرنے کے پانچ اصولوں میں ‘‘ ارشاد استاذ’’ کو بنیادی اور پانچواں رکن بتایا ہے۔

مجلس سے رخصت ہونے کے آداب:

مجلس سے رخصت ہوتے وقت میزبان اور حاضرین کا شکریہ ادا کرنا، سلام کہنا اور مناسب انداز میں اجازت لینا حسنِ معاشرت کی علامت ہے۔ اگر مجلس میں گفتگو جاری ہو تو بلاوجہ خلل ڈالے بغیر خاموشی سے رخصت ہونا بھی بعض مواقع پر بہتر ہوتا ہے۔

ادب انسان کی حقیقی میراث:

انسان اپنی زندگی میں دولت، جائیداد اور منصب حاصل کر سکتا ہے، لیکن یہ سب چیزیں ہمیشہ اس کے ساتھ نہیں رہتیں۔ حقیقی میراث وہ ہے جو انسان اپنے کردار، اخلاق اور اچھے اعمال کی صورت میں آنے والی نسلوں کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔

ایک باکردار انسان کی سب سے بڑی میراث اس **کی** اچھی شہرت، حسنِ اخلاق، علمی خدمات، انسانی **ہمدردی اور نیک کردار** ہے۔ دولت ختم ہو سکتی ہے، منصب تبدیل ہو سکتا ہے، لیکن اچھا کردار لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتا ہے۔ اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ ادب ایسی میراث ہے جو انسان کو اپنے بزرگوں سے ملتی ہے اور وہ اسے اپنی آئندہ نسلوں تک منتقل کرتا ہے۔ گھر میں بچوں کی تربیت، تعلیمی اداروں میں اخلاقی تعلیم اور معاشرے میں اچھے نمونوں کی موجودگی ادب کی اس میراث کو مضبوط بناتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اچھی مجلس وہ ہے جہاں انسان صرف اپنی بات کہنے نہیں بلکہ دوسروں کو عزت دینے، سننے، سمجھنے اور سیکھنے کے لیے بھی بیٹھے۔

خلاصہ کلام :

ادب و آدابِ مجلس دراصل انسانی شخصیت اور معاشرتی تہذیب کا آئینہ ہیں۔ ایک شخص کی علمی قابلیت، دولت یا منصب سے زیادہ اس کا اخلاق اسے دوسروں کے دلوں میں جگہ دیتا ہے۔ مجلس میں دوسروں کا احترام، حسنِ گفتگو، تحمل، خاموشی کا موقع، اختلافِ رائے میں شائستگی، غیبت سے اجتناب، راز کی حفاظت اور بزرگوں و اساتذہ کا احترام ایک مہذب انسان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

اسلام نے مجلس کو محض بیٹھنے کی جگہ نہیں سمجھا بلکہ اسے اخلاقی تربیت اور انسانی تعلقات کی اصلاح کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات اور سیرتِ نبوی ﷺ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی گفتگو اور رویے کے ذریعے دوسروں کے لیے آسانی، محبت اور احترام پیدا کرنا چاہیے۔ ادب اور آداب مجلس میں وہ مواقعہ جس میں جمعہ کا خطبہ بھی شامل ہے جس میں مسلمانوں کی **دینی تربیت اور اجتماعی اصلاح** کا ایک اہم

ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے امام مسلمانوں کو قرآن و سنت کی تعلیم دیتا، تقویٰ کی دعوت دیتا اور ان کے اخلاق و اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ نہایت اہم شرعی حصہ ہے۔ اس لیےخطبے کو **خاموشی، توجہ اور ادب** کے ساتھ سننے اور اس میں بیان کی گئی نصیحتوں کو اپنی عملی زندگی میں اختیار کرے۔

ادب صرف بڑوں کے احترام کا نام نہیں بلکہ اس میں **حسنِ اخلاق، نرم گفتاری، عاجزی، برداشت، دوسروں کا احترام، اچھا برتاؤ اور اپنے فرائض کی ادائیگی** بھی شامل ہے۔ باادب انسان کسی بھی محفل، معاشرے یا ادارے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ادب تاج ہے اک لطف خدا کا

اسے رکھ سر پہ جہاں چاہے چلا جا

علامہ اقبال بھی اپنے اشعار ۴ میں ادب کے متعلق فرماتے ہیں

خموش اے دل!، بھری محفل میں چِلّانا نہیں اچھّا

ادب پہلا قرینہ ہے محبّت کے قرینوں میں

حوالہ جات:

۱) سورۃ المجادلہ ، آیت ۱۱

۲ : سورۃ البقرۃ آیت ۸۳

۳: صحیح مسلم ، کتاب الایمان ۵۴

۴ : کتاب: بانگِ درا